42542 ـ کیا فقیر کو نقدی کی صورت میں زکاۃ دینے کی بجائے اسے سامان خرید کر دینا جائز ہے؟

سوال

میرے مال کی زکاۃ میرے ذمہ ہے، تو کیا میں نقدی دینے کی بجائے اس زکاۃ کے مال سے غلہ، کپڑے وغیرہ خرید کر فقیر اور محتاج کو دے سکتا ہوں؟ کیونکہ اگر میں انہیں نقد رقم دیتا ہوں تو وہ غیر مفید یا گناہوں کا باعث بننے والی اشیاء میں صرف کردیں ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اصل تو یہی ہے کہ جس مال میں زکاۃ واجب ہو اس مال میں سے زکاۃ لی جائے اور فقراء مساکین کو اسی طرح دے دی جائے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

ایک شخص کے ذمہ زکاۃ ہے، تو کیا اس کے لیے اپنے محتاج رشتہ داروں کو دینی جائز ہے، یا کہ وہ زکاۃ سے ان کے لیے کپڑے یا غلہ خرید لے؟

تو شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا جواب تھا:

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، مستحقین کو زکاۃ دینی چاہئے، چاہے وہ عزیز واقارب ہی کیوں نہ ہوں بشرطیکہ وہ اسکی عیال داری و کفالت میں نہ آئیں، لیکن وہ انہیں رقم ہی ادا کرے، اور پھر وہ خود کسی دوسرے کو اپنی ضروریات کی اشیاء خریدنے کی اجازت دیں۔

دیکھیں: مجموع الفتاوی (25 / 88)

دائمی فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

کیا زکاۃ کے مال سے دینی کتب خرید کر تقسیم کرنی جائز ہیں؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

" زکاۃ کے مال سے دینی کتب خرید کر تقسیم کرنی جائز نہیں، بلکہ زکاۃ کا مال بعینہ مستحقین کو ادا کیا جائے گا، زکاۃ کے مستحق افراد کا ذکر کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے:

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاء وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ)

ترجمہ: زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالی کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے ۔ التوبۃ /60

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 47)

اور اگر زکاۃ کا مستحق شخص گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے، اور اس کے متعلق خدشہ ہو کہ وہ زکاۃ کا مال معصیت و نافرمانی میں صرف کرے گا تو ہم زکاۃ کا مال اسے دینگے جو اس کی کفالت کرتا ہو، یا پھر ہم مستحق سے مطالبہ کرینگے کہ وہ اپنی اشیائے ضرورت کی خریداری ہمارے ذمہ لگا دے، ہم خرید کے دے دینگے۔

شیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اگر کوئی فقیر و محتاج شخص سگرٹ نوشی میں مبتلا ہے توزکاۃ اس کی بیوی کو دی جائیگی تا کہ وہ خود گھریلو ضروریات کی اشیاء خرید سکے ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم اسے کہیں: ہمارے پاس زکاۃ ہے کیا آپ چاہتی ہیں کہ ہم آپ کے لیے ضروریات کی یہ اشیاء خرید دیں؟

اور اسکی بیوی سے ان اشیاء کی خریداری کیلئے ذمہ داری طلب کریں، تو اس طرح مقصد پورا، اور مانع ۔ معصیت و نافرمانی میں معاونت ۔ زائل ہو جائے گا، کیونکہ جس نے کسی شخص کو کچھ پیسے دیے جس سے وہ سگرٹ خریدے تو اس نے معصیت و نافرمانی میں اس کی معاونت کرتا ہے، اور جس سے اللہ تعالی نے اسے منع کیا ہے اس کا مرتکب ہوا ہے۔

فرمان باری تعالی ہے:

اور تم معصيت و نافرمانی اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے كا تعاون مت كرو .

دیکھیں: مجموع فتاوى الشيخ ابن عثيمين (17 / سوال نمبر:262)

اور شیخ سے یہ بھی سوال کیا گیا:

اگر علم ہو کہ فقیر و محتاج خاندانوں کے لیے اشیاء کی خریداری بہتر ہے تو کیا ان کے لیے لباس اور دیگر سامان زکاۃ کی صورت میں دینا جائز ہے، یعنی اس بات کا خدشہ ہو کہ اگر انہیں نقد رقم دی گئی تو وہ یہ رقم ایسی اشیاء کی خریداری میں صرف کرینگے جن میں کوئی فائدہ نہیں ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

یہ مسئلہ بہت اہم ہے اور لوگوں کو اسکی ضرورت بھی ہے، کہ غریب گھرانے کے افراد کو اگر ہم نے نقد رقم دی تو خدشہ ہے کہ وہ ایسی اشیاء کی خریداری میں ضائع کرینگے جن کا کوئی فائدہ نہیں، اور اگر ہم ان کے لیے ان کی ضروریات کی اشیاء خرید کر ان کے سپرد کریں تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

اہل علم کے ہاں معروف یہی ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے، یعنی انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ نقد رقم دینے کی بجائے اپنی زکاۃ کی رقم کے ساتھ کچھ اشیاء خرید کر انہیں دے۔

علماء کا کہنا ہے کہ: فقیر اور محتاج کے لیے نقد رقم زیادہ مفید ہے، کیونکہ وہ نقد رقم جہاں چاہے صرف کر سکتا ہے، اور عین ممکن ہے کہ خریدی ہوئی اشیاء کی اسی ضرورت ہی نہ ہو، اور وہ انہیں کم قیمت پر فروخت کر دے۔

لیکن اسکا ایك حل ہے ، چنانچہ اگر آپ کو خدشہ ہو کہ اگر آپ نے انکو زکاۃ کی رقم ادا کی تو وہ اسے اپنی ضروریات کے علاوہ کہیں اور صرف کردینگے تو آپ گھر کے سربراہ سے کہیں چاہے وہ والد ہو یا ماں یا بھائی یا چچا کہ: "میرے پاس زکاۃ ہے آپ کو کن کن اشیاء کی ضرورت ہے تا کہ میں وہ اشیاء خرید کر آپ کو بھیج دوں" اگر آپ یہ طریقہ اختیار کریں تو جائز ہے، اور زکاۃ بھی ضرورت کی جگہ میں صرف ہوجائے گی۔

دیکھیں: مجموع فتاوى ابن عثيمين (18) سوال نمبر (643)

واللہ اعلم .